بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآنِ کریم اور احادیثِ طیبہ کی تفسیر وتشریح بہت اہم اور انتہائی نازک کام ہے، اس کے لئے صرف مطالعہ کافی نہیں ہوتا، بلکہ ماہر اساتذہ سے علم حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے، اور جو شخص باقاعدہ عالم نہ ہو اور اس نے ماہر علماء سے علمِ دین حاصل نہ کیا ہو وہ اگر قرآن وسنت کی تفسیر وتشریح بیان کرنے لگ جائے تو اس میں قوی اندیشہ ہے کہ وہ کہیں غلط تفسیر وتشریح بیان نہ کردے، جس کی احادیثِ طیبہ میں سخت ممانعت آئی ہے، چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

" من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار " (رواه الترمذی)

جس نے علم حاصل کئے بغیر قرآن کریم کا مطلب بیان کیا تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ:

" من قال فی القرآن برأیه فأصاب فقد أخطأ " (رواه الترمذی)

جس نے قرآنِ کریم کی تشریح اپنی عقل اور سمجھ سے کی، اگر (اتفاق سے) صحیح بھی ہو تب بھی وہ خطاوار ہے۔

محض اپنے مطالعہ کی بنیاد پر حاصل کیا ہوا علم قابلِ اعتبار نہیں ہوتا، اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیثِ طیبہ میں مطالعہ کے ذریعہ علم حاصل کرنے کی بجائے علماء سے علم حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ علم وہ معتبر ہے جو مستند اور ماہر علماء سے حاصل کیا جائے، یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بڑی جماعت میں سے بعض خاص افراد کے نام لیکر ان سے علم حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے، مثلاً متعدد کتبِ احادیث میں یہ روایت موجود ہے کہ:

" استقروا القرآن من أربعة من عبد الله بن مسعود و سالم مولیٰ أبو حذیفة و أبی بن کعب ومعاذ بن جبل " (مشکوٰة ۔ باب جامع المناقب)

مذکورہ روایت میں چار مخصوص افراد سے قرآن کریم سیکھنے کا حکم دیا گیا ہے، حالانکہ قرآنِ کریم پڑھنے اور جاننے والے اور بھی بہت سے صحابہ تھے، حالانکہ قرآنِ کریم پڑھنے اور جاننے والے اور بھی بہت سے صحابہ تھے، لیکن قرآنِ کریم کا فہم اور اس کے معانی کا ادراک صرف ذاتی مطالعہ اور الفاظ کا ترجمہ جاننے سے نہیں ہوتا، جبکہ یہ چار صحابہ رضی اللہ عنہم وہ حضرات تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل صحبت میں رہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم سے استفادہ کرنے کے بعد فقاہت اور دینی فہم حاصل کرچکے تھے اس لئے ان کا نام لیکر ان سے علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی، اسی وجہ سے جلیل القدر تابعی حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ:

" ان هذا العلم دین فانظروا عمن تأخذون دینکم " (صحیح مسلم ۱ / ۱۱)

یہ علم دین ہے، لہذا تم جن لوگوں سے اپنا دین حاصل کرو ان کی جانچ پڑتال کرلیا کرو۔

اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ:

”کیا ایسے شخص سے علم حاصل کیا جائے جس نے خود علماء سے علم حاصل نہیں کیا، اور نہ ہی ان کی صحبت میں رہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، پھر پوچھا گیا کہ کیا ایسے شخص سے علم حاصل کیا جائے جو مستند اور قابلِ اعتماد ہے لیکن اس کا حافظہ کمزور ہے، اور اسے فہم حاصل نہیں؟ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: علم صرف ایسے شخص سے ہی لکھا جائے (اور حاصل کیا جائے) جو یاد رکھتا ہو اور اس نے (علماء سے) علم حاصل کیا ہو اور ان کی خدمت میں رہا ہو، علم پر عمل کیا ہو اور متقی ہو“۔ (اسعاف المبطال للسیوطیؒ)

اسی طرح شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں کہ:

”قرآن کریم کی تفسیر ایک انتہائی نازک اور مشکل کام ہے، جس کے لئے صرف عربی زبان جان لینا کافی نہیں، بلکہ تمام متعلقہ علوم میں مہارت ضروری ہے، چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ مفسرِ قرآن کے لئے ضروری ہے کہ وہ نحو، صرف، بلاغت، ادب کے علاوہ علمِ حدیث، اصولِ تفسیر، اصولِ فقہ اور عقائد وکلام کا وسیع وعمیق علم رکھتا ہو، کیونکہ جب تک ان علوم سے مناسبت نہ ہو انسان قرآنِ کریم کی تفسیر میں کسی صحیح نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتا، افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں یہ خطرناک وباء چل پڑی ہے کہ بہت سے لوگوں نے صرف عربی پڑھ لینے کو تفسیرِ قرآن کے لئے کافی سمجھ رکھا ہے، چنانچہ جو شخص بھی معمولی عربی پڑھ لیتا ہے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر میں رائے زنی شروع کر دیتا ہے۔ (مقدمہ معارف القرآن ۱/۵۳)

چونکہ تنظیمِ اسلامی کے تربیت یافتہ افراد نے عام طور پر باقاعدہ ماہر اساتذہ سے علم حاصل نہیں کیا ہوتا جس کی وجہ سے ایسے لوگ عموماً قرآنِ کریم کی تفسیر یا احادیثِ طیبہ کی تشریح بیان کرنے میں غلطی کرتے ہیں، یا اپنی رائے سے تفسیر وتشریح بیان کرتے ہیں ان کا اس طرح تفسیر یا حدیث کا درس دینا درست نہیں ہے، لہذا ایسے افراد کے درس میں شریک ہونے سے اجتناب کرنا چاہئے، نیز مسجد انتظامیہ کو بھی چاہئے کہ مسجد میں کسی مستند عالمِ دین سے قرآنِ کریم یا احادیثِ طیبہ کا درس رکھیں، کسی غیر عالم کو مسجد میں درس دینے کی اجازت نہ دیں، کیونکہ اس میں فتنہ کا قوی امکان ہے۔ (ماًخذہ تبویب ۴۹/۹۹۲)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴/جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ

۲۵/اپریل ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

دار الافتاء